REGD. No: L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

یکشنبہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۸۱ ھ

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۱۴ اخاء ۱۳۴۰ ہش ۔ ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۲۳۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۳ اکتوبر بوقت ½۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور کام کرنے والی لمبی زندگی دے۔ آمین

جنرل اسمبلی نے جنوبی افریقہ کی حکومت کے خلاف تحریک ملامت منظور کر لی

اقوامِ متحدہ سے جنوبی افریقہ کے تعلقات مزید خراب ہو جائیں گے۔ مبصرین کا خیال

اقوامِ متحدہ نیویارک ۔ ۱۳ اکتوبر۔ جنرل اسمبلی نے اپنے اجلاس میں جنوبی افریقہ کی حکومت کی مذمت کر دی۔ جنرل اسمبلی کی تاریخ میں پہلی بار کسی ملک کے خلاف تحریکِ ملامت منظور کی گئی۔ اس تحریک کے حق میں ۶۷ اور مخالفت میں صرف ایک ووٹ آیا۔ تحریک کے خلاف ووٹ صرف جنوبی افریقہ کا تھا۔ بیس ممالک نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔

تحریک پر رائے شماری سے قبل افریقی ممالک کے نمائندوں نے نسلی امتیاز کو حق بجانب ثابت کرنے کی کوشش پر جنوبی افریقہ کے وزیر خارجہ پر سخت نکتہ چینی کی۔

امریکہ، برطانیہ، فرانس، آسٹریلیا، آسٹریا، کینیڈا، قبرص، ہالینڈ، آئرلینڈ، اٹلی، جاپان، نیوزی لینڈ، پرتگال، سپین، کولمبیا، کوسٹاریکا، گوئٹے مالا اور ڈومینیکا نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ (اقوام متحدہ کے ارکان کی کل تعداد ایک سو ہے) اقوام متحدہ کے حلقوں نے کہا ہے کہ جنوبی افریقہ کے نمائندے کی تقریر کے فوراً بعد تحریک ملامت کی منظوری سے اقوام متحدہ اور جنوبی افریقہ میں تعلقات مزید خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ تحریک ملامت لائبیریا نے پیش کی تھی۔

حکومتِ شام نے غیر ملکی سفر پر پابندیاں نرم کر دیں

انتخابی قانون کے مطالعہ کیلئے کمیشن مقرر کر دیا گیا

دمشق ۱۳ اکتوبر۔ شام کی حکومت نے شامی عوام پر بیرونی ملکوں کے سفر کے سلسلہ میں جو پابندیاں عائد کر رکھی تھی وہ نرم کر دی گئی ہیں۔ شامی عوام سے کہا گیا ہے کہ وہ حفاظتی حکام سے ضروری اجازت نامے حاصل کر کے دوسرے ملکوں کے سفر پر جا سکتے ہیں۔ گزشتہ دنوں شام اور اردن کے درمیان سرحد بند کر دی گئی تھی مگر اب دوبارہ کھول دی گئی ہے جب شام اور لبنان کے درمیان بھی سرحد کھول دی گئی ہے۔ اور شامی باشندے خاص پرمٹ حاصل کرنے کے بعد لبنان جا سکتے ہیں۔ البتہ لبنانی باشندوں کو ابھی تک شام میں داخلہ کی اجازت نہیں دی گئی۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ شام کی حکومت کو خدشہ ہے کہ لبنانی باشندوں کے داخلہ کی اجازت دینے سے لبنان سے ناپسندیدہ عناصر بڑی تعداد میں شام میں داخل ہو جائیں گے۔

حکومت جرمنی نے بھی شام کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور شام سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر اعظم شام نے بتایا کہ ۴۴

انتخابی قانون کے مطالعہ کے لئے کمیشن مقرر کر دیا گیا ہے

پر کر دیا ہے (ملک کے بعض حصے میں پہلے ہی محاصرے کی حالت تھی) صدر نے ایک نشری تقریر میں کہا کہ امن عامہ میں خلل اندازی کے واقعات کے بعد یہ اقدام ضروری ہو گیا ہے تاکہ تخریبی کارروائیوں پر قابو پایا جا سکے۔ آپ نے کہا کہ محاصرے کی حالت ضرورت سے زیادہ ایک لمحہ بھی نافذ نہیں رہے گی۔

امریکہ کمیونسٹ چین سے رابطہ قائم رکھے گا

واشنگٹن ۱۳ اکتوبر۔ صدر کینیڈی نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ امریکہ جنیوا اور وارسا میں کمیونسٹ چین سے رابطہ قائم رکھے گا۔ آپ نے یہ بات چینی وزیر خارجہ کے ایک بیان کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں کہی۔

لنکا کی ہنگامی حالت میں توسیع

کولمبو ۱۳ اکتوبر۔ لنکا کی حکومت نے ہنگامی حالت کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی ہے ہنگامی حالت کا اعلان اس سال اپریل میں سنہالی کو سرکاری زبان بنانے کے بعد کیا گیا تھا۔ حکومت کے اس فیصلے کے بعد لنکا کے بعض علاقوں میں تامل کو لنکا کی دوسری سرکاری زبان کی حیثیت دلانے کے حق میں تحریک شروع کی تھی جس پر قابو پانے کے لئے حکومت نے ہنگامی حالت کے نفاذ کا اعلان کر دیا تھا۔

جنوبی ویٹ نام کی صورت حال پر تشویش

لنڈن ۱۳ اکتوبر۔ برطانیہ کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ جنوبی ویٹ نام کی صورت حال نازک اور گہری توجہ کی مستحق ہے ترجمان نے کہا کہ برطانیہ اور امریکہ کی حکومتیں جنوب مشرقی ایشیا کی صورت حال کے بارے میں آپس میں صلاح و مشورہ کر رہی ہیں۔

جنوبی افریقہ کو اقوام متحدہ سے نکالنے کا مطالبہ

نیویارک ۱۳ اکتوبر۔ اقوام متحدہ میں سینیگال کے نمائندے نے مکمل اعلان کیا ہے کہ وہ جنرل اسمبلی میں یہ تحریک پیش کریں گے۔ کہ جنوبی افریقہ کو اقوام متحدہ سے نکال دیا جائے۔

کولمبیا میں محاصرے کی حالت کا اعلان

بگوٹا ۱۳ اکتوبر۔ کولمبیا کے صدر نے محاصرے کی حالت کے اعلان کا اطلاق سارے ملک

شکریہ احباب و تحریکِ دعا

— از حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ —

عزیزم نواب عبداللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر کثرت سے مجھے تعزیتی خطوط تاریں اور پیغامات احباب نے بھیجے ہیں۔ میں ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرے ہاتھوں میں نقرس کی تکلیف ہے۔ اس لئے فرداً فرداً سب احباب کو جواب بھی نہیں دے سکونگا۔ احباب میری صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

مرزا شریف احمد
پام ویو ۵ ڈیوس روڈ۔ لاہور

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

— روزنامہ الفضل ربوہ —

مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۱ء

امامِ وقت ہی اپنے زمانہ کے مسائل کا صحیح حل پیش کرتا ہے

مجدد وقت اللہ تعالےٰ کی راہنمائی میں اپنے زمانہ کے مطابق دین کے ہر پہلو پر پوری نظر رکھتا ہے۔ اور جہاں جہاں اسلامی تعلیمات سے انحراف دیکھتا ہے۔ اس پر انگلی رکھ کر نشاندہی کرتا ہے۔ اس کی اصلاح فرماتا ہے۔ چنانچہ آپ مجددین گزشتہ کی زندگیوں کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہر مجدد نے اپنے وقت کے لحاظ سے دین میں جو رخنہ اندازی ہوئی تھی، اس کو صحیح اسلامی تعلیم سے موازنہ کرکے درست کرنے کی کوشش کی۔ آج بھی ان کی باقیات صالحات کا اس زمانہ کی اسلامی تاریخ سے مقابلہ کرکے اس امر کی تصدیق کی جا سکتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ سلسلہ مجددین اسلام میں نص صریح اور حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جاری ہوا ہے۔ اس لئے اپنے وقت کے مجدد کی پیروی ضروری ٹھہرائی گئی ہے۔ اور جو لوگ مجدد وقت کی پیروی سے گریز کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنی اٹکل کے مطابق دین کے فہم کے دعویدار ہوتے ہیں۔ دراصل ایسے لوگ الٰہی سلسلہ سے الگ ہوکر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جدا بناتے ہیں۔ اور اس طرح اسلام میں بہت سے فرقے پیدا ہو گئے ہیں۔ اگر سب مسلمان اپنے وقت کے مجدد کی بیعت کرتے اور اسکی ہدایات کے مطابق عمل کرتے، اور جس طرح اس نے وقت کے سوالات کو قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کی روشنی میں حل کیا ہو، اس کے مطابق عمل کرتے تو آج اسلام میں فرقہ بندی کی وہ تلخیاں پیدا نہ ہوتیں جو ہم دیکھتے ہیں۔

بعض ایسے آزاد خیال لوگ اپنے استدلال کے لئے یہ خود ساختہ اصول پیش کیا کرتے ہیں کہ مجتہد زیر دعوے نہیں کرتے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کے نزدیک مجدد وقت کی پیروی ضروری نہیں ہوتی۔ یہ تو درست ہے کہ ایک شخص کو امت محمدیہ میں داخل کرنے کے لئے کلمہ طیبہ پر ایمان لانا کافی ہے۔ لیکن ایک فعال اور صحیح معنوں میں مسلمان بننے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے وقت کے امام کو پہچانے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے

من لم یعرف امام زمانہ
فقد مات میتۃ الجاھلیۃ

یعنی جس نے اپنے وقت کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ مجدد وقت ہی اپنے زمانہ کا حقیقی امام ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے تابعین بھی اسی کی ہوئی اصلاح کو پھیلاتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام احادیث نبوی اور آیات کی نص صریح پیشگوئی کے مطابق چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ اور چونکہ آپ کے زمانہ میں دین پر شیطان کا حملہ انتہائی درجہ تک پہونچ جاتا تھا۔ اور اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ پروگرام کے مطابق اور حدیث نبوی لا المہدی الا عیسیٰ کے مطابق آپ ہی الامام المہدی اور مسیح موعود ہیں۔ اس لئے اس زمانے کے حالات کے مطابق ان سوالوں کا جواب قرآن کریم اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں دیا ہے۔ جو اس زمانے نے اٹھائے ہیں جو شخص بھی صحیح معلومات حاصل کرنے کے لئے آپ کی تصنیفات اور ملفوظات کا مطالعہ کریگا اس کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس زمانے میں پیدا ہونے والا کوئی ایسا دینی سوال نہیں ہے جس کا آپ نے باصواب حل نہ کیا ہو۔ اور جو حل قرآنی تعلیمات اور سنت کے مطابق نہ ہو۔ آپ کوئی بات جواب طلب پیش کرکے دیکھئے جو دین سے تعلق رکھتی ہو۔ انشاء اللہ آپ کو یقیناً صحیح جواب آپ کی طرف سے ملے گا۔

مثال کے طور پر آپ اس بات کو لیجئے کہ حال میں بعض نو تعلیم یافتہ لوگ اس بات پر مصر ہیں کہ نماز اپنی زبان میں ادا کی جائے۔ تو کوئی حرج نہیں۔ اصل میں سب سے پہلے عملی طور پر ترکوں نے سیاسی نقطہ نظر سے حکماً ترکی زبان میں نماز ادا کرنا قرار دیا تھا۔ یہاں تک کہ اذان بھی عربی میں دینا جرم قرار پایا تھا۔ ان لوگوں کی عقلی دلیل یہ ہے کہ عربی زبان عوام کی سمجھ سے بالا ہے۔ اور چونکہ نمازی جو کچھ نماز میں پڑھتے ہیں اسکو سمجھتے نہیں۔ اس لئے ایسی نماز کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہ دلیل بظاہر بڑی پائیدار معلوم ہوتی ہے۔ لیکن یہ لوگ اس بات کو فراموش کر دیتے ہیں کہ اسلام کسی خاص قوم کا دین نہیں بلکہ بین الاقوامی دین ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا آخری دین ہونے کی وجہ سے عالمگیر حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے لازمی ہے۔ اس مقدس زبان کو جس میں قرآن کریم نازل ہوا ہے۔ عالمگیر زبان تسلیم کیا جائے۔ اور جہاں تک ضروری ہے اپنی عبادات اور اپنی دعاؤں کو اسی زبان میں قائم رکھا جائے جس زبان میں اللہ تعالےٰ اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو ادا کیا ہے۔ دراصل یہ ایک نہایت مضبوط رشتہ اتحاد یعنی حبل المتین ہے۔ جس سے تمام اسلامی دنیا ایک وحدت میں پروئی جاتی ہے۔ نماز میں جو دعائیں پڑھی جاتی ہیں وہ اتنی آسان ہیں کہ پانچ چھ سال کے بچے کو چند دنوں میں حفظ کرائی جا سکتی ہیں۔ اور نو دس سال کے بچے کو ان کے معانی پر عبور کرایا جا سکتا ہے۔

اگر مسلمانوں کے لئے نماز فرض ہے۔ تو اس کے لئے والدین کو اپنے بچوں پر اتنی سی محنت صرف کرنا کونسی بڑی بات ہے۔ اس کے برخلاف اگر ہر ملک کے مسلمان اپنی اپنی بولی میں نماز ادا کرنا چاہیں تو شاید نماز کی دعائیں اس سے بھی زیادہ محنت کی طالب ہونگی۔ تاکہ کم از کم اپنے ملک کے لوگوں میں تو یکجہتی پیدا ہو سکے ورنہ جماعت کے جو فوائد ہیں وہ غتربود ہو جائینگے۔ پھر آج کی دنیا میں جبکہ سفر و سیاحت کی آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور دنیا ایک بڑے شہر میں تبدیل ہو رہی ہے۔ ایک ہی مسجد میں طرح طرح کی بولیاں کس طرح زیب دیتی ہیں۔ پاکستان کے اندر ہی دیکھئے کتنی مختلف بولیاں ہیں۔ کیا یہ اچھا منظر ہوگا کہ کوئی پشتو میں کوئی سندھی میں کوئی پنجابی میں اور کوئی اردو میں نماز پڑھ رہا ہو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ~~۶۰~~ ۶۵ سال پیشتر اس مسئلہ کا حل پیش کر دیا تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"نماز اپنی زبان میں نہیں پڑھنی چاہیئے خداتعالےٰ نے جس زبان میں قرآن شریف رکھا ہے۔ اس کو چھوڑنا نہیں چاہیئے ہاں اپنی حاجتوں کو اپنی زبان میں خداتعالےٰ کے سامنے بعد مسنون طریق اور اذکار کے بیان کر سکتے ہیں۔ مگر اصل زبان کو ہرگز نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ عیسائیوں نے اصل زبان کو چھوڑ کر کیا پھل پایا۔ کچھ بھی باقی نہ رہا۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۸۶)

ان چند الفاظ میں حضور اقدس علیہ السلام نے اس مسئلہ کا پورا حل بیان فرما دیا ہے۔ اور وجوہات بھی بیان کر دی ہیں۔ عیسائیوں کی مقدس کتاب آج اصلی زبان میں بالکل نایاب ہے۔ موجودہ اناجیل جو ساری دنیا میں پھیلائی جا رہی ہیں۔ ترجمے ہیں۔ آج ہمارے پاس وہ حقیقی الفاظ موجود نہیں۔ جو سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زبان سے نکلے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں لفظی اور معنوی تحریفیں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ جب کوئی پرانا نسخہ ہاتھ آتا ہے۔ تو موجودہ اناجیل اور اس میں بڑا فرق معلوم ہوتا ہے۔ پھر بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ قدیم نسخہ مسیح علیہ السلام کی صحیح ترجمانی کرتا ہے۔

حقیقی عیسائیت کو اس سے یہ نقصان پہونچا ہے۔ کہ عجیب عجیب مذہبی رسومات ایجاد کر لی گئی ہیں۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات آپ کی زبان میں موجود رہتیں تو تثلیث اور کفارہ جیسے مشرکانہ عقائد جن پر آج کی عیسائیت کی بنیاد ہے۔ ہرگز ایسی راہ نہ پاتے اور عیسائی بھی صحیح معنوں میں موحد ہوتے جس طرح کہ یہودی اب تک بظاہر موحد ہی ہیں۔ اگرچہ تورات میں بھی بہت سی باتیں بعد میں داخل کر لی گئی ہیں۔ لیکن یہودی تثلیث و کفارہ جیسے بت پرستانہ عقائد سے مبرا ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ تورات یہودیوں کی اصل زبان عبرانی میں موجود ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مندرجہ بالا عبارت میں اس مسئلہ کو بھی حل کر دیا ہے کہ اپنی زبان میں کیوں نماز پڑھنی چاہیئے۔ آپ نے یہ اصول پیش کیا ہے کہ مسنون دعائیں پڑھنے کے بعد اپنی زبان میں بھی دعائیں کی جا سکتی ہیں۔ الغرض اسطرح اس زمانے کے امام نے اپنے وقت کے ایک نہایت اہم سوال کا ایک حل بھی بتایا ہے کہ جو ہر لحاظ سے صحیح ہے۔ اور کسی قسم کا اعتراض نہیں [illegible]

تبصرہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلد سوم

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ قابل مبارکباد و تشکر کی مستحق ہے۔ جس کی مساعی کے نتیجہ میں حال ہی میں ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تیسری ضخیم جلد بھی شائع ہو گئی ہے۔ جو ۵۵۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ ملفوظات کی پہلی دو جلدیں اس سے قبل شائع ہوکر احباب کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب بن چکی ہیں۔ زیر تبصرہ جلد نومبر ۱۹۰۱ء تا ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء تک کے ملفوظات پر مشتمل ہے۔

تزکیہ نفس اور تربیت اولاد کے سلسلے میں ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہمیت و افادیت واضح اور روشن ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت امام عصر حاضر کا زندگی بخش کلام اس زمانہ میں قلوب کو صیقل کرنے اور گناہوں کے زنگ کو دور کرکے معرفت اور یقین و ایمان کی مستحکم چٹان پر انسان کو قائم کرنے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتا ہے۔ ہم تمام احباب جماعت سے عموماً اور جماعتی تنظیموں مثلاً انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنات اماء اللہ کو خصوصاً پُرزور تحریک کرتے ہیں کہ وہ ملفوظات کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اس کے درس جاری کریں اور کوشش کریں کہ کوئی احمدی ایسا نہ رہے جو اسے زیر مطالعہ نہ رکھے۔ یہ معرفت و یقین اور حقائق و معارف کے انمول موتی ہیں جو اگر حاصل نہ کئے گئے۔ تو بعد میں کسی قیمت پر بھی نہ مل سکیں گے۔

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

قومی ترقی کیلئے دوسری ضروری چیز قوتِ ارادی ہے

جو ایمان کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی قوتِ ارادی اور انسان کی قوتِ ارادی میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے

فرمودہ ۶ جون سنہ ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(قسط نمبر ۳)

جو لوگ سچ کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں اور اپنی تمام تر توجہ سچ پر مرکوز کر دیتے ہیں وہ ایسے نتائج پیدا کرتے ہیں کہ کوئی دوسرا شخص ان کا وہم وگمان بھی نہیں کر سکتا۔ درحقیقت

اس کی وجہ یہ ہے

کہ دنیا میں دو طاقتیں کام کر رہی ہیں ایک ولز پاور (WILLS POWER) یعنی افکار اور ایک تھنکنگ پاور (THINKIG POWER) یعنی خیالات اور یہ دونوں چیزیں آپس میں بالکل مختلف اور متبائن ہیں۔ ایک فلسفی پہلے ایک چیز کو مانتا ہے مگر بعد میں اس کا انکار کر دیتا ہے اور اسکے خلاف چلتا ہے اسکی وجہ یہی ہوتی ہے کہ وہ اس کو خیالات کی وجہ سے مانتا ہے افکار کی بناء پر نہیں مانتا۔ گویا سچ اسکے اندر جذب نہیں ہوتا۔

ہم ولایت جا رہے تھے

حافظ روشن علی صاحب مرحوم بھی ساتھ تھے۔ جہاز میں ایک ہندو بھی ولایت جا رہا تھا۔ ہم لوگ جب کھانے پر بیٹھتے تو ہم دیکھتے کہ وہ ہندو کباب اور گوشت خوب کھاتا مگر ادھر آکر وہ ہم سے بحث کیا کرتا کہ

گوشت خوری جیو ہتیا ہے

تمہارا اسلام گوشت کھانے کی اجازت دیتا ہے اور یہ سراسر ظلم ہے پھر جب وہ کھانے کے لئے پہنچتا تو خوب کباب کھاتا ایک دن ہم میں سے بعض دوستوں نے کہا کہ یہ ہندو عجیب آدمی ہے کہ ایک طرف تو وہ بڑے مزے لے لے کر گوشت کھاتا ہے اور دوسری طرف بحث کرتا ہے کہ اسلام نے جو گوشت خوری کی اجازت دی ہے یہ جیو ہتیا ہے حافظ روشن علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ نے کہا اچھا میں اس کا بندوبست کرتا ہوں۔ اب یا تو وہ گوشت نہیں کھائے گا اور اگر گوشت کھائے گا تو بحث نہیں کرے گا۔

چنانچہ انہوں نے ایک اٹالین بہرہ کو بلایا اور اسے اشارہ سے کہا کہ وہ دیکھو جو فلاں آدمی بیٹھا ہے وہ گوشت خوری کے سخت خلاف ہے اس لئے اس کے سامنے کبھی گوشت نہ رکھنا ورنہ کسی وقت وہ تمہیں سخت مارے گا بہرے نے کہا بہت اچھا، چنانچہ

جب کھانے کا وقت آیا

تو بہرے نے اس ہندو کے سامنے گوشت یا کباب وغیرہ کی کوئی پلیٹ نہ رکھی بلکہ دو تین قسم کی ترکاریاں رکھ دیں اس نے زہر مار کر کے روٹی کھا لی مگر دل ہی دل میں پیچ و تاب کھاتا رہا دوسرے دن پھر یہی حال ہوا۔ دو دن تو اس نے اس بات کو برداشت کر لیا مگر آخر اس سے نہ رہا گیا۔ اس نے بہرے سے پوچھا کہ تم میرے سامنے گوشت کیوں نہیں رکھتے اس نے اسے بتایا کہ فلاں شخص نے مجھے کہا تھا کہ یہ صاحب گوشت کے سخت خلاف ہیں۔ وہ حافظ صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ نے بہرے کو کوئی بات کہی تھی۔ انہوں نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا کیا بات کہی تھی انہوں نے کہا میں نے اسے بتایا تھا کہ یہ صاحب

گوشت خوری کے سخت خلاف ہیں

ان کے سامنے کبھی گوشت نہ رکھنا ورنہ یہ تجھے ماریں گے یہ سن کر وہ ہندو کہنے لگا گوشت کھانا الگ بات ہے اور بحث الگ بات۔ میرے کھانے میں آپ کسی قسم کا دخل نہیں دے سکتے حافظ صاحب مرحوم نے مسکرا کر کہا اچھا میں اس بات کو نہیں سمجھا تھا کہ آپ کی بحث اور آپ کے عمل میں تضاد ہے اب دیکھو اس ہندو کا فکر تو صحیح تھا کہ گوشت کھانا چاہیئے مگر یہ فکر چونکہ اس کے اندر جذب نہ ہوا تھا اس لئے اس کے جذبات اور طرف جا رہے تھے اور ارادہ اور طرف پس جب تک سچائی انسان کے اندر جذب نہ ہو جائے تب تک وہ اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتا

مسمریزم اور ہپناٹزم والے

جب یہ علم کسی کو سکھاتے ہیں تو وہ اسے کہتے ہیں کہ تمہارے دل میں صرف خیال کا ہی پیدا ہونا کافی نہیں کہ یہ طاقت میرے اندر آجائے گی۔ بلکہ تمہیں اس بات کا احساس ہونا چاہیئے کہ یہ قوت تمہارے اندر آگئی ہے اور تمہیں یقین ہونا چاہیئے کہ تم اب اس کو استعمال کر سکتے ہو وہ لوگ خدا کے تو قائل نہیں ہوتے مگر وہ کہتے ہیں کہ ایک محیط کل ہستی ہے وہ جب یہ علم سیکھتے ہیں تو سانس کھینچتے ہوئے کہتے ہیں

اے محیطِ کل طاقت ہم تجھے اپنے اندر جذب کر رہے ہیں۔ اور وہ سیکھنے والوں سے بھی کہتے ہیں کہ صرف اتنا ہی ضروری نہیں کہ تم یہ خیال کرو کہ محیطِ کل کی طاقت تمہارے اندر جذب ہو رہی ہے بلکہ

ضروری چیز یہ ہے

کہ تم محسوس کرو کہ یہ طاقت تمہارے اندر جذب ہو رہی ہے اور جب تم محسوس کر لو گے تو وہ طاقت تمہارے اندر آجائے گی پھر وہ کہتے ہیں کہ جب تم کسی پر عمل کرو اور اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر توجہ ڈالو یا اس کے کانوں میں آواز دو تو اسے یہ نہ کہو کہ محیطِ کل کی طاقت تمہارے اندر آئے بلکہ یہ کہو کہ محیطِ کل کی طاقت تمہارے اندر آگئی ہے۔ اور یہ صحیح بات ہے میں نے خود بھی اس کے متعلق تجربہ کیا ہے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے خسر

منشی احمد جان صاحب مرحوم

کو اس علم کی بڑی مشق تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دفعہ لدھیانہ میں ایک دعوت سے واپس تشریف لا رہے تھے اور منشی احمد جان صاحب بھی ساتھ تھے کہ آپ نے ان سے پوچھا کہ آپ چھتر والوں کی مریدی میں بارہ سال رہ کر اور مختلف قسم کی ریاضات کر کے آپ نے کیا حاصل کیا ہے انہوں نے عرض کیا اب مجھ میں اتنی طاقت آگئی ہے کہ فلاں آدمی جو آرہا ہے اگر میں اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالوں اور توجہ کروں تو وہ وہیں تڑپ کر گر جائے یہ سن کر آپ مسکرائے اور اپنی سوٹی کو دو چار دفعہ زمین پر آہستہ آہستہ مارا (آپ ہمیشہ اپنے ہاتھ میں سوٹی رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ سر پر پگڑی باندھنا اور ہاتھ میں سوٹی رکھنا یہ

ہماری خاندانی عادت

ہے ہم نے بھی جب سے یہ بات سنی اسی دن سے سوٹی ہاتھ میں رکھنی شروع کر دی۔ مگر اب ہمارے بچے اس پر عمل نہیں کرتے معلوم نہیں کیا وجہ ہے میں نے تو جس دن یہ بات سنی تھی اسی دن اس پر عمل شروع کر دیا تھا) آپ نے جوش کے ساتھ دو چار دفعہ سوٹی کے ذریعہ زمین کو کریدا اور پھر فرمایا میاں صاحب اگر وہ شخص آپ کی توجہ سے گر گیا تو اس کو یا دین کو کیا فائدہ پہنچے گا۔ کیونکہ کسی کام کی دو ہی غرضیں ہوتی ہیں یا تو یہ غرض ہوتی ہے کہ اسکو فائدہ پہنچے جس کے لئے وہ کام کیا جائے اور یا پھر دین کو فائدہ پہنچے۔ یہ سننا تھا کہ میاں احمد جان صاحب کی یہ حالت ہوئی کہ جیسے کسی پر بجلی گر پڑتی ہے اور انہوں نے وہیں کھڑے کھڑے کہا

حضور میں آج سے توبہ کرتا ہوں

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۶۱ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسبِ سابق امسال بھی مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب جماعت ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اسکی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں گے۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

کہ آئندہ کبھی یہ کام نہیں کروں گا۔ انہوں نے بارہ سال کی متواتر محنت کے بعد یہ علم حاصل کیا تھا مگر یکدم اس سے توبہ کر لی۔ میں نے خود اس علم کے تجارب کئے ہیں۔ خلافت کے ابتدائی زمانہ کی بات ہے کہ مجھے اس کے تجربہ کا شوق ہوا۔ چنانچہ میں نے صرف ایک یا دو دن کی پریکٹس سے اسے سیکھ لیا۔ پس دوسری چیز جو قومی ترقی کے لئے ضروری ہوتی ہے وہ ۔ ۔ ۔ دی ہے اور قوت ارادی وہ نہیں جو مسمریزم والوں کی ہوتی ہے بلکہ ایمان کی قوت ارادی مسمریزم والوں کی قوت ارادی ایمان کی قوت ارادی کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتی ہے مسمریزم کی قوت ارادی

ایمان کی قوت ارادی

کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتی۔ خدا تعالےٰ کی دی ہوئی قوت ارادی اور انسان کی قوتِ ارادی میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ اسی مسجد مبارک میں نچلی چھت پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مجلس میں بیٹھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ مجلس میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک ہندو جو لاہور کے کسی دفتر میں اکاؤنٹنٹ تھا اور مسمریزم کا بڑا ماہر تھا وہ کسی برات کے ساتھ قادیان اس ارادہ سے آیا کہ میں مرزا صاحب پر مسمریزم کروں گا اور وہ مجلس میں بیٹھے ناچنے لگ جائیں گے اور لوگوں کے سامنے ان کی سبکی ہوگی۔ یہ واقعہ اس ہندو نے خود ایک احمدی دوست کو سنایا تھا وہ اس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لاہور کے اس احمدی دوست کے ہاتھ اپنی ایک کتاب روانہ فرمائی اور کہا یہ کتاب فلاں ہندو کو دے دینا۔ اس احمدی دوست نے اس کو کتاب پہنچائی اور اس سے پوچھا کہ حضرت صاحب نے آپ کو اپنی یہ کتاب کیوں بھجوائی ہے اور آپ کا ان کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ اس پر

اس ہندو نے اپنا واقعہ بتایا

کہ مجھے مسمریزم کے علم میں اتنی مہارت ہے کہ اگر میں تانگہ میں بیٹھے ہوئے کسی شخص پر توجہ ڈالوں تو وہ شخص جس پر میں نے توجہ ڈالی ہوگی وہ بھی تانگہ کے پیچھے بھاگا آئے گا۔ حالانکہ نہ وہ میرا واقف ہوگا اور نہ میں اس کو جانتا ہوں گا۔ میں نے آریوں اور ہندوؤں سے مرزا صاحب کی باتیں سنی تھیں کہ انہوں نے آریہ مت کے خلاف بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں مرزا صاحب پر مسمریزم کے ذریعہ اثر ڈالوں گا۔ اور جب وہ مجلس میں بیٹھے ہوں گے تو ان پر توجہ ڈال کر ان کے مریدوں کے سامنے ان کی سبکی کروں گا چنانچہ میں ایک شادی کے موقع پر قادیان گیا مجلس منعقد تھی اور میں نے دروازے میں بیٹھ کر مرزا صاحب پر

توجہ ڈالنی شروع کی

وہ کچھ وعظ و نصیحت کی باتیں کر رہے تھے میں نے توجہ ڈالی تو ان پر کچھ بھی اثر نہ ہوا۔ میں نے سمجھا ان کی قوت ارادی ذرا قوی ہے۔ اس لئے میں نے پہلے سے زیادہ توجہ ڈالنی شروع کی مگر پھر بھی ان پر کچھ اثر نہ ہوا اور وہ اسی طرح باتوں میں مشغول رہے۔ میں نے سمجھا کہ ان کی قوت ارادی اور بھی مضبوط ہے اس لئے میں نے جو کچھ میرے علم میں تھا اس سے کام لیا اور اپنی ساری قوت صرف کر دی۔ لیکن جب میں ساری قوت لگا بیٹھا تو میں نے دیکھا کہ

ایک شیر میرے سامنے بیٹھا ہے

اور وہ مجھ پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ میں ڈر کر اور اپنی جوتی اٹھا کر بھاگا۔ جب میں دروازے میں پہنچا تو مرزا صاحب نے اپنے مریدوں سے کہا دیکھنا یہ کون شخص ہے۔ چنانچہ ایک شخص میرے پیچھے سیڑھیوں سے نیچے اترا اور اس نے مسجد کے ساتھ والے چوک میں مجھے پکڑ لیا۔ میں چونکہ اس وقت سخت حواس باختہ تھا اس لئے میں نے پکڑنے والے سے کہا اس وقت مجھے چھوڑ دو میرے حواس درست نہیں ہیں۔ میں بعد میں یہ سارا واقعہ مرزا صاحب کو لکھ دوں گا۔ چنانچہ اُسے چھوڑ دیا گیا اور بعد میں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ تمام واقعہ لکھا اور کہا کہ مجھ سے گستاخی ہو گئی ہے۔ میں آپ کے مرتبہ کو پہچان نہ سکا اس لئے آپ مجھے معاف فرما دیں۔

میاں عبدالعزیز صاحب مغل

لاہور والے سنایا کرتے تھے کہ میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے یہ کیوں نہ سمجھا کہ مرزا صاحب مسمریزم جانتے ہیں اور اس علم میں تم سے بڑھ کر ہیں۔ اس نے کہا یہ بات نہیں ہو سکتی کیونکہ مسمریزم کے لئے توجہ کا ہونا ضروری ہے اور یہ عمل کامل سکون اور خاموشی چاہتا ہے۔ مگر مرزا صاحب تو باتوں میں لگے ہوئے تھے۔ اس لئے میں نے سمجھ لیا کہ ان کی قوت ارادی زمینی نہیں بلکہ آسمانی ہے۔ پس جو قوت ارادی خدا تعالےٰ کی طرف سے انسان کو دی جاتی ہے۔ اور جو کامل ایمان کے بعد پیدا ہوتی ہے اس میں اور انسانی قوت ارادی   میں بعد المشرقین ہوتا ہے۔ جس شخص کو خدا تعالیٰ قوت ارادی عطا فرماتا ہے اس کے سامنے

انسانی قوت ارادی

تو بچوں کا سا کھیل ہے جیسے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے عصا کے سامنے جادوگروں کے سانپ مات ہو گئے تھے۔ اسی طرح جب خدا تعالےٰ کے پیاروں کی قوت ارادی ظاہر ہوتی ہے تو اس قسم کی قوت ارادی رکھنے والے لوگ ہیچ ہو جاتے ہیں۔ پس دوسری چیز قومی ترقی کے لئے یہ ضروری ہے کہ

تمام سچائیوں کو اپنے اندر جذب

کر لیا جائے۔ یہ نہیں کہ صرف وفات مسیح کو مان لیا جائے اور کہہ دیا کہ بس ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے بلکہ وفات مسیح کے مسئلہ کو سامنے رکھ کر اس کے چاروں پہلوؤں پر غور کیا جائے کہ وفات مسیح کا ماننا کیوں ضروری ہے۔ ہمیں جو چیز حیات مسیح کے عقیدہ سے چبھتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک تو حیات مسیح کے عقیدہ سے حضرت عیسےٰ کی فضیلت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ثابت ہوتی ہے۔ حالانکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا کوئی نبی ہوا ہے نہ ہوگا۔ اور حیات مسیح ماننے سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے ساری دنیا کی حقیقی اصلاح کی مسیح کی فوقیت ثابت ہوتی ہے اور یہ اسلامی عقاید کے خلاف ہے۔ ہم تو ایک لمحہ کے لئے یہ خیال بھی اپنے دل میں نہیں لا سکتے کہ مسیح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل تھے اور یہ مانتے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو زیر زمین مدفون ہیں اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام چوتھے آسمان پر بیٹھے ہیں

اسلام کی سخت توہین

ہوتی ہے۔ دوسری بات جو اس حیات مسیح کے عقیدہ کے ماننے سے ہمیں چبھتی ہے وہ یہ ہے کہ اس سے توحید الٰہی میں فرق آتا ہے یہ دو چیزیں ہیں جن کی وجہ سے ہمیں وفات مسیح کے مسئلہ پر زور دینا پڑتا ہے۔ اگر یہ باتیں نہ ہوتیں تو مسیح خواہ آسمان پر ہوتے یا زمین پر ہمیں اس سے کیا واسطہ تھا۔ مگر جب ان کا آسمان پر چڑھنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی توہین کا موجب بنتا ہے اور توحید کے منافی ہے تو ہم اس عقیدہ کو کیسے برداشت کر سکتے ہیں ہم تو یہ بات سننا بھی گوارا نہیں کر سکتے کہ مسیح محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے افضل تھے کجا یہ کہ اس عقیدہ کو مان لیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ عام احمدی جب

وفات مسیح کے مسئلہ

پر بحث کر رہے ہوتے ہیں اور اپنے دلائل پیش کر رہے ہوتے ہیں تو ان کے اندر جوش پیدا نہیں ہوتا بلکہ وہ اسی طرح اس مسئلہ کو بیان کرتے ہیں جس طرح عام گفتگو کی جاتی ہے۔ مگر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ جب آپ وفات مسیح کا مسئلہ چھیڑتے تھے تو اس وقت آپ جوش کی وجہ سے کانپ رہے ہوتے تھے اور آپ کی آواز میں اتنا جلال ہوتا تھا کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ حیات مسیح کے عقیدہ کا قیمہ کر رہے ہیں۔ آپ کی حالت اس وقت بالکل متغیر ہو جایا کرتی تھی اور آپ نہایت جوش کے ساتھ یہ بات پیش کرتے تھے کہ دنیا کی ترقی کے راستہ میں ایک بڑا بھاری پتھر پڑا تھا جس کو اٹھا کر میں دور پھینک رہا ہوں۔ دنیا تاریکی کے گڑھے میں گر رہی تھی مگر میں اس کو نور کے میدان کی طرف لئے جا رہا ہوں۔ آپ جس وقت یہ تقریر کر رہے ہوتے تھے آپ کی آواز میں ایک خاص جوش نظر آتا تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تخت پر مسیح بیٹھ گئے ہیں۔ جس نے ان کی عزت اور رتبہ چھین لی ہے اور آپ اس سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تخت واپس لینا چاہتے ہیں پس

میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں

کہ اپنی خود ساختہ متخیلہ کو چھوڑ دو اور اپنی قوت ارادی کو مضبوط بناؤ۔ تم یہ سمجھ لو کہ تمام دنیا کی روحانی خرابی اور تباہی دور کرنے کی ذمہ داری تمہارے سر پر ہے تم اس قسم کے مسائل پر بحث کرتے ہوئے یہ سمجھ لو کہ یہ حملہ ماضی یا مستقبل کا نہیں بلکہ حال کا ہے اور تم پر اور تمہارے عزیزوں اور رشتہ داروں پر ہو رہا ہے۔ اور تم سمجھ لو کہ اگر تم نے اس حملے کا دفاع نہ کیا تو وہ سب تباہ ہو جائیں گے اگر تم ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مخالفین کی باتوں کا جواب دو گے تو سننے والے اور

دیکھنے والے کہیں گے

کہ یہ شخص سچا پیغامبر ہے۔ لیکن اگر تم دو جانب سے خالی بحث کرو گے تو تم صرف مولوی کہلا سکتے ہو۔ مگر یاد رکھو مولوی کبھی نہیں جیتا کرتے۔ انبیاء جیتتے ہیں اور انبیاء قوت متخیلہ نہیں رکھتے بلکہ قوت ارادی رکھتے ہیں۔ ایسی قوتِ ارادی جو عظیم الشان نتائج پیدا کرنے کا موجب ہوتی ہے۔

حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کی یاد میں

از مکرم شیخ نور احمد صاحب ایڈووکیٹ - لاہور

(۲)

وکالت شروع کرنے کے بعد پہلی دفعہ ۱۹۵۰ء میں ایک مقدمہ کے تعلق میں حضرت نواب صاحب کی خدمت کرنے کا موقعہ پیدا ہوا۔ آپ ان دنوں شدید بیمار اور رتن باغ میں متواتر صاحبِ فراش رہتے تھے۔ آپ نے اس مقدمہ کے سلسلہ میں بھی اعلیٰ درجہ کے تقویٰ کا نمونہ دکھایا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان دنوں خاکسار کو بہت دفعہ حاضر خدمت ہونے کا موقعہ ملا۔ دن کا کوئی حصہ ہو یا شام کے بعد جب بھی وہاں گیا۔ یہی معلوم ہوا کہ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حضرت نواب صاحب کی خدمت میں ہر آن موجود ہیں۔ اور صرف وہ چند منٹ دوسرے کرہ میں تشریف لے جاتیں۔ جبکہ خاکسار حضرت نواب صاحب سے گفتگو کر رہا ہوتا۔

خاکسار ۱۹۵۰ء سے کم متواتر حضرت نواب صاحب کی بحیثیت وکیل مختلف مقدمات میں خدمات بجالاتا رہا۔ آپ قانونی پہلو رکھنے والے ہر معاملہ میں مشورہ حاصل کرنے کو بہتر خیال فرماتے تھے۔ میں علیٰ وجہ البصیرۃ کہہ سکتا ہوں کہ آپ نے ہر امر میں اور ہر مرحلہ پر تقویٰ اللہ کو محفوظ رکھا۔ ایک دفعہ ایک کیس میں ایک بیان تحریری دینے کے متعلق میں نے ایک ایسی بات suggest کی کہ جس سے مفہوم ابہام آمیز اور مفید مطلب ہو سکتا تھا۔ اور اصطلاحی لحاظ سے جھوٹ کی تعریف میں بھی نہ آتا تھا۔ مسکراتے ہوئے مگر شدت سے فرمایا "لیکن کیا یہ تقویٰ ہے؟" لاشعوری طور پر دل میں رقت سی پیدا ہو گئی اور میں نے محسوس کیا کہ واقعی خداتعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق فرزندی تعیب ہونا اسی کیفیت کا متقاضی ہے مگر میں نے عرض کیا کہ اس طرح بلاوجہ لاکھوں روپے کا نقصان ہونے کا امکان ہو سکتا ہے۔ فرمانے لگے خواہ لاکھوں کا نقصان ہو میں تقویٰ اللہ کے خلاف کوئی اقدام کرنے کو تیار نہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضرت نواب صاحب کبھی کسی عدالت میں پیش نہ ہوتے تھے اور طبعی طور پر یہ ایک رجحان تھا جو واقعی آپ کے شایانِ شان تھا اور نہ ہی کسی قسم کا تحریری بیان دینے پر خوش ہوتے تھے مگر حقیقی واقعات کی بناء پر بحث و استدلال کی تیاری میں خاکسار کے دفتر میں دو دو گھنٹے بیٹھ کر تعاون فرماتے تھے۔

ایک اور وجد آفرین اور روحانیت آموز واقعہ یاد آیا۔ ایک کیس کے سلسلہ میں حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا الرحمان کا بیان عدالت کے مقرر کردہ اہل کمشن کے ذریعہ قلمبند کرانے کی ضرورت لاحق ہوئی اور معلوم ہوا کہ وہ سختی سے سچ بولنے پر عمل کرتی ہیں۔ جب ان کو اشارۃً یہ کہنے کی کوشش کی گئی کہ اس طرح آپ کے کسی عزیز کو نقصان ہو سکتا ہے اور ایسا بیان دینے میں کوئی حرج نہیں انہوں نے فرمایا کہ "خواہ میرے کسی عزیز ترین عزیز کا لاکھوں روپیہ کا نقصان ہو جائے۔ مگر میں کسی امر کے متعلق کوئی ایسا بیان دینے کو تیار نہیں کہ جس میں ذرہ بھی شک و اشتباہ کا امکان پایا جائے، صرف وہ بات کہہ سکتی ہوں کہ جس کا مجھے ذاتی طور پر یقینی علم ہے" کچھ دنوں کے بعد حضرت نواب صاحب کو ملنے کا اتفاق ہوا۔ چونکہ کافی بے تکلفی ہو چکی ہوئی تھی۔ اسلئے میں نے اس واقعہ کا ذکر کیا کہ اس روز بیگم صاحبہ نے تو بہت سختی سے کام لیا۔ اس پر حضرت نواب صاحب نے فرمایا "اوہو! آپ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم کو اور ان کے روحانی مقام کو نہیں جانتے"۔ الفاظ "حضرت" اور "سیدہ" سن کر میں مسکرایا کیونکہ ایک خاوند کے منہ سے ان الفاظ کا استعمال باعث استعجاب تھا۔ میرے استعجاب کو فوراً بھانپ گئے فرمایا "میں آپ کی معنی خیز مسکراہٹ کا مطلب سمجھ گیا جب سے میری وابستگی اس مقدس وجود کے ساتھ ہوئی ہے میں نے کبھی اس حقیقت کو فراموش نہیں کیا کہ گو وہ میری [بیوی] ہیں مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی اور شعائر اللہ میں سے ہیں۔ میں تو محسوس کرتا ہوں کہ میں کما حقہٗ ان کی قدر نہیں کر سکا۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ میں ان کا تازندگی کامل طور پر احترام کرتا رہوں" اس اظہار کے وقت دونوں کے جذبات کی کیفیت کچھ [اور] ہو گئی اور آنکھوں سے آنسو چھلکنے لگے۔ اسی طرح حضرت نواب صاحب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی و سلمہ الثانی کا ذکر فرماتے تو "حضرت میاں بشیر احمد صاحب" کہتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی ہی نہیں بلکہ حضور کے خاندان کی غلامی بھی آپ کے لئے باعثِ افتخار تھی۔

ایک دفعہ الفضل میں محترم و معظم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب بالقابہ کا ایک مضمون مولوی عبدالمنان عمر کی اس چٹھی کے جواب میں شائع ہوا جو انہوں نے حضرت چوہدری عبداللہ خاں صاحب مرحوم و مغفور کی وفات پر لکھی تھی۔ اتفاقاً اس دن خاکسار حضرت نواب صاحب کو ایک مقدمہ کے سلسلہ میں ملنے گیا تو آپ اس وقت اس مضمون پڑھنے کے نتیجہ میں خاص روحانی کیفیت و سرور سے سرشار تھے۔ مجھے فرمایا کہ شہر واپس جا کر فلاں فلاں تین اہم شخصیتوں کو یہ مضمون آج ہی پڑھانا اور ان کو تاکید کرنا کہ بار بار پڑھیں اور اپنی ذہنی کیفیات کی اصلاح کریں۔ تعمیل ارشاد میں ان تین میں سے دو کو میں نے پیغام پہنچا دیا۔ وہ دونوں محبت بھرے انداز میں خوب ہنسے اور کہا کہ ہم نواب صاحب کو خود جا کر ملیں گے اور ہدایات حاصل کریں گے۔ ان دو اصحاب سے حضرت نواب صاحب کو بہت محبت تھی۔ اور ان کے مداح تھے بلکہ ایک کو تو اپنا بھائی سمجھتے تھے اور ان کے علم و فضل اور اخلاص و تقوےٰ کی تعریف کیا کرتے تھے۔

آہ! چشم اشکبار اب صرف تصور سے اس مقدس چہرہ کو دیکھ سکتی ہے۔ روز روز نہ ایسی روحانی شمعیں فروزاں ہوتی ہیں اور نہ ہی ایسے روحانی پروانے پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور بلند سے بلند روحانی درجات عطا کرے۔ آمین

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ کا نتیجہ

نام	نمبر	ڈویژن
بلقیس نصرت	۱۸۸	III
الطاف مسرت	۱۸۹	III
ارشاد حسن بی	۱۹۷	III
سلیمہ بیگم	۲۰۸	II
نفیسہ بیگم	۱۹۵	III
رشیدہ احمد دین	۲۱۱	II
نسیمہ برکت علی	۱۹۸	III
نعیمہ بشریٰ	۲۱۲	II

واضح رہے کہ اس سال نصرت انڈسٹریل سکول سے آٹھ طالبات نے امتحان میں شرکت کی اور سب کی سب کامیاب رہیں۔ الحمد للہ۔ گویا نتیجہ سو فیصدی رہا۔ سکول کو منظور ہوئے دو سال ہوتے ہیں گذشتہ سال بھی نتیجہ سو فی صدی رہا۔

(ہیڈ مسٹرس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ چار پانچ ماہ سے مشن ہسپتال لائلپور میں زیر علاج ہے۔ اس کا اپریشن ہونا ہے۔ تمام بزرگوں سے اور خصوصاً درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپریشن میں کامیابی عطا فرما کر کامل صحت عطا فرمائے۔

(خاکسار:- رشید احمد مددگار کارکن ٹی۔ آئی کالج ربوہ
حال مشن ہسپتال ریلوے روڈ کمرہ ۲ لائلپور)

۲۔ میری بچی امۃ المتین بعمر ۵ سال بعارضہ بخار ۱۷ دن سے بہت بیمار ہے۔ اس کی والدہ بھی بیمار ہے۔ احباب دونوں کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(عنایت اللہ انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۳۔ مکرم سید عبدالسلام صاحب معلم وقف جدید گرملا درکان ضلع گوجرانوالہ ضعفِ قلب کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں کہ خداتعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

۴۔ میں عرصہ سے بعارضہ لقوہ بیمار ہوں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (قریشی محمد حسین [...])

دعائے مغفرت:- مکرم صوفی عطاء اللہ صاحب کی اہلیہ محترمہ ۲۸ کو حرکت قلب بند ہو جانیکی وجہ سے وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ صوفی صاحب موصوف حلقہ باٹا پور کے پریذیڈنٹ اور صوفی نبی بخش صاحب مرحوم آف گکھڑ منڈی کے صاحبزادے ہیں۔ احباب جماعت مرحومہ کی مغفرت اور صوفی صاحب [...] کی دعا فرمائیں۔

وصولی چندہ وقفِ جدید سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب کرام نے اپنے وعدوں کے مطابق چندہ ارسال فرما دیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزا - ۶/- روپے یا اس سے کم کی ادائیگی اخبار میں شائع نہیں کی جاتی (ناظم مال وقفِ جدید)

مکرم بشیر احمد صاحب جٹ
محمود آباد سندھ ۲۵-۶
" محمد صالح ولد محمد دین صاحب
محمود آباد سندھ ۰۶-۶
مولوی محمد صدیق صاحب سیکرٹری مال
کھوکھر غربی ضلع گجرات بلا تفصیل ۴۹-۴۸
حکیم محمد زاہد صاحب شورکوٹ
شہر ضلع جھنگ -- ۱۲
ملک عزیز احمد صاحب لودھراں ضلع ملتان ۳۷-۶
چوہدری سلطان علی صاحب چاہ کھاگو وال
ضلع ملتان ۰۰۵-۶
" عبد اللطیف صاحب " ۲۵-۶
گروپ کیپٹن عبد الحی صاحب پشاور -- ۵۰
محمد نذیر صاحب بھارت بلڈنگ لاہور -- ۱۰
چوہدری عبد اللطیف صاحب اوورسیر
نیکرٹی ایریا ربوہ ۲۵-۶
مکرم محمد شریف الدین صاحب
اشفال ضلع کشتیا -- ۱۲
" خلیل الرحمن صاحب کرد را سیکرٹری مال
ضلع کومیلا (بلا تفصیل) -- ۲
" برکت علی صاحب سیکرٹری مال کرونا یا نوالہ
ضلع گجرات (بلا تفصیل) -- ۳۲
پیر محمد اکبر صاحب سیکرٹری مال گوبکی
ضلع گجرات (بلا تفصیل) ۲۴-۲۳
چوہدری بدر الدین صاحب چک ۹۴ گ ب
ضلع دانپور -- ۷
" محمد ابراہیم صاحب محلہ سنت نگر لاہور -- ۱۳
میاں جلال الدین صاحب " ۲۵-۶

ملک عبد الحمید صاحب سنکوٹی
سنت نگر لاہور -- ۵۵
ملک عبد اللطیف صاحب سنکوٹی " "
از طرف والدہ صاحبہ -- ۷
" " اہلیہ صاحبہ -- ۷
" " " از طرف رسول کریم صلعم -- ۷
" " " از طرف پسر -- ۷
محمد مسلم صاحب تیج گاؤں مشرقی پاکستان -- ۹
مستری نذر محمد صاحب بھاٹی دروازہ لاہور -- ۷
اہلیہ صاحبہ " " -- ۷
ملک حبیب اللہ صاحب مع بچگان " " -- ۲۲
ڈاکٹر محمد شفیق صاحب مع اہل و عیال " " -- ۱۰
والدہ صاحبہ مرحوم خواجہ محمد اکرم محمد نگر لاہور -- ۷
ملک عبد الرحیم صاحب " " -- ۱۲
انور جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ ملک عبد الرحیم صاحب " " -- ۱۲
بچگان " " -- ۱۲
شیخ امجد صاحب ۸۴-۵
دھرم پورہ لاہور -- ۷
ڈاکٹر عبد المنان صاحب ٹنڈو
اللہ یار خاں سندھ -- ۳۵
مکرم محمد اعجاز الحق صاحب کاٹھ ڈی
ضلع میمن سنگھ (بلا تفصیل) -- ۳۱
اوورسیر ارشاد اللہ صاحب فورٹ سنڈیمن -- ۱۰
میجر بشیر احمد صاحب سرگودھا -- ۱۰
ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا (دفعہ) -- ۱۴
میاں محمد فاضل صاحب سیکرٹری مال
فتح پور ضلع گجرات (بلا تفصیل) -- ۲۰

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل
خود خرید کر پڑھے

الجمعیۃ العلمیہ کا تربیتی و علمی جلسہ

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے زیرِ اہتمام مؤرخہ ۱/۱۱/۶۱ بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد حلقہ دار الرحمت شرقی میں ایک تربیتی و علمی جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض عبد الشکور صاحب نائب صدر مجلس نے سر انجام دئیے - کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا - تلاوت قرآن کے بعد صدر صاحب نے اس جلسہ کے انعقاد کی غرض و غایت بیان فرمائی - بعدہٗ جامعہ احمدیہ کے طلباء میں سے راجہ نصیر احمد صاحب - مکرم مبارک احمد صاحب اور عزیز احمد صاحب زاہد نے یکے بعد دیگرے مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔

آخر مکرم محترم محمد اسحٰق صاحب صوفی نے "احمدیت کے تقاضے" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ شکریہ اور دعا کے بعد یہ جلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا -

(نائب سیکرٹری مجلس علمی - ربوہ)

درخواست دعا

مکرم فضل دین صاحب امیر جماعت ملیاں والا خود بیمار رہیں - اور ان کا پوتا دو اقیعہ بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(ماسٹر) فضل داد دار الرحمت۔ ربوہ

صدر انجمن احمدیہ کے اعلانات

۱۔ سٹینو ٹائپسٹس کے تنخواہ ۸۵-۱۵-۷۸-۱۵/۲-۱۷۵-۱۰-۲۲۵ - سپیشل پے ۲۰ - پروجیکٹ الاؤنس ۲۰٪ - دیگر الاؤنسز علاوہ

شرائط: سپیڈ شارٹ ہینڈ ٹائپ ۸۰-۴۰ بالترتیب - درخواستیں ۱۵/۱۱/۶۱ تک بنام چیف انجنیئر ریزیڈنٹ واپڈا امیر پور (جہلم) (پ - ٹ ۵/۱۱/۶۱)

۲۔ ریسرچ سکالرشپس کے تعداد وظائف دس - سٹوڈنٹ شپس آٹھ - مالیت ہر ایک ۱-۱-۲۰۰ ماہوار برائے دو سال کسی مضمون یا تعلیمی شاخ کیلئے

شرائط: ایم اے - ایم ایس سی سیکنڈ کلاس - درخواستیں مجوزہ فارم میں جو یونیورسٹی آفس سے ملتے ہیں بشمول مصدقہ نقول اسناد کراسڈ پوسٹل آرڈر مالیتی پانچ روپے ۱۵/۱۱/۶۱ تک بنام رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور (پ - ٹ - ۵/۱۱/۶۱)

(۳) کمشن آزاد کشمیر ریگولر فورسز کے چھٹا داخلہ - ابتدائی انتخاب کے بعد تحریری امتحان انگلش جنرل نالج - ریاضی - بمقام راولپنڈی و مظفر آباد و ڈھاکہ میں بماہ نومبر ۶۱ء - انٹرویو سلیکشن بورڈ -

شرائط: باشندہ کلاس ۱ جموں و کشمیر - عمر ۱/۲ ۲۰ تا ۲۸ - سینیئر کیمبرج یا ہائیر سیکنڈری فارم درخواست و تفصیلات ایڈمنسٹریٹو آفیسر اے - کے - آر - ایف سینٹر او جھڑی کیمپ راولپنڈی سے - مکمل درخواستیں ۱۱/۱۱/۶۱ تک (پ ٹ ۵/۱۱/۶۱)

(۴) کلرک گریڈ سوم پاکستان ویسٹرن ریلوے کے تنخواہ ۱۲۵-۱۰-۲۲۵ الاؤنسز علاوہ

شرائط بی اے - بی ایس سی - عمر ۳۱/۱/۶۱ کو ۱۸ تا ۳۰

درخواستیں بر مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ میں بشمول مصدقہ نقول اسناد بنام جنرل منیجر (پرسانل) پی - ڈبلیو - ریلوے ہیڈ کوارٹرس آفس ایمپریس روڈ لاہور ۳۱/۱/۶۱ تک۔ (پ - ٹ - ۷/۱۰/۶۱)

(۵) فیڈرل پبلک سروس کمیشن سروے آف پاکستان کلاس ون و ٹو سروسز انجنیئرنگ سنہ ۶۱ء امتحان مقابلہ دسمبر سنہ ۶۱ء میں - کراچی - راولپنڈی و ڈھاکہ۔

شرائط: ڈگری (ریاضی کے ساتھ) یا مقررہ انجنیئرنگ قابلیت -

قواعد - فارم درخواست فیڈرل پبلک سروس کمیشن کراچی یا لاہور یا ڈھاکہ سے یا دفتر ڈپٹی کمشنر سے ٹکٹوں والا واپسی لفافہ بھیجکر طلب کریں۔

درخواستیں ۳/۱۱/۶۱ تک (پ - ٹ ۸/۱۱/۶۱)

(۶) وظائف صادق پبلک سکول بہاولپور پانچ سال کے لئے گورنمنٹ سکالرشپس مالیت فل سکالرشپ بورڈر ۱۸۰۰/- سالانہ غیر بورڈر ۹۰۰/- - تعداد وظائف فل

۴ - ہاف - تحریری امتحان داخلہ - انگریزی و ریاضی -

شرائط: باشندہ مغربی پاکستان ۲۵/۱/۶۱ کو متعلم جماعت ہفتم یا فورتھ سٹینڈرڈ -

فل سکالرشپ بصورت والد کی آمدنی ۵۰۰/- روپے ماہوار سے کم - ہاف بصورت ماہوار آمد ۵۰۰/- تا ۸۰۰/- عمر ۳۱/۱/۶۱ کو ۱۲ تا ۱۴ -

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۲۵/۱/۶۱ تک بنام پرنسپل (پ - ٹ ۸/۱۰/۶۱)

قابلِ توجہ مخیر احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی مشاورت سنہ ۵۲ء کی بنیاد پر پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ جماعت کے ہونہار بچوں کی اعلیٰ تعلیم میں آسانی پیدا کرنے کے لئے جاری شدہ ہے۔ حصہ لینے والے احباب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے - خصوصی شکریہ کے وہ احباب مستحق ہیں۔ جو دس سے پچاس روپے ماہوار تک ادا کر رہے ہیں۔ ویسے شمولیت کے لئے کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی کی شرط ہے سکیم کے قواعد کی رو سے احباب اپنی رقوم بطور قرضہ حسنہ دیتے ہیں۔ جو ان کو حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ سے واپس ملتی ہیں۔ ابتک کئی احباب اپنی رقوم واپس لے چکے ہیں جمع شدہ رقم میں سے طلبہ کو وظائف بطور قرضہ حسنہ دئے جاتے ہیں۔ وہ بھی حسب قواعد اپنی رقوم واپس کرتے ہیں۔ ابتک کئی طلبہ سکیم سے فائدہ اٹھا کر اعلیٰ تعلیم پا چکے ہیں یا پا رہے ہیں۔ اور ان میں سے بعض فارغ التحصیل ہو کر رقوم واپس کر چکے ہیں۔ یا کر رہے ہیں۔ غرض یہ سکیم ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اور ہم خرما و ہم ثواب کی مصداق ہے۔

ناظر تعلیم

راولپنڈی میں لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے کامیاب اجتماع

الحمد للہ کہ امسال بھی لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کو لجنہ کا پہلا اور ناصرات کا دوسرا کامیاب اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

مورخہ ۲۳ ستمبر بروز ہفتہ ناصرات کا اجتماع منعقد ہوا اور مورخہ ۲۴ ستمبر کو لجنہ کا اجتماع ہوا۔ ان اجتماعوں میں شمولیت کے لئے مرکز کی طرف سے جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ امۃ اللطیف صاحبہ تشریف لائیں آپ نے صدارت کے فرائض سرانجام دئیے اور بہت سی قیمتی ہدایات سے ہمیں مستفیض فرمایا۔

ناصرات کا اجتماع

مورخہ ۲۳ ستمبر کو ناصرات کا اجتماع ہوا۔ اس میں راولپنڈی کے آٹھ حلقوں کی بچیاں ایک خاص تنظیم کے ساتھ شریک ہوئیں۔ ہر حلقہ کی بچیاں مقرر کردہ مختلف رنگ کے دوپٹے پہنے ہوئے۔ جھنڈے پکڑے ہوئے تھیں۔ تلاوت قرآن کریم، نظموں اور تقریروں کے دلچسپ مقابلے ہوئے۔ آخر میں محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ نے تقریر کرتے ہوئے بہت سی ضروری ہدایات دیں اور راولپنڈی کی ناصرات اور ان کی عہدیداروں کے کام کو سراہا۔ آخر میں آپ نے مقابلوں میں اوّل دوم اور سوم آنے والی بچیوں میں انعامات تقسیم کئے جن کی تفصیل یہ ہے۔

تلاوت قرآن کریم گروپ اوّل

امۃ الودود - اوّل -

نعیمہ واہ کینٹ - دوم -

صادقہ طاہرہ اور نصیرہ سوم -

چھوٹا گروپ

امینہ تنویر واہ کینٹ - اوّل

یاسمین حلقہ مسجد - دوم

امۃ السمیع اور ملیحہ مسلم - سوم

درثمین کی نظموں کا مقابلہ

صادقہ طاہرہ - اوّل

امۃ الودود - دوم

امۃ الباسط - زاہدہ کھٹی اور صفیہ } سوم

چھوٹا گروپ

امۃ القدوس حلقہ مسجد اوّل

ملیحہ مسلم - دوم

امۃ الوحید اور بشریٰ سوم

تقریری مقابلہ

امۃ الباسط حلقہ صدر گوالمنڈی اوّل

امۃ الرشید - دوم

امۃ الودود اور نصیر سوم

چھوٹا گروپ

ممتاز حلقہ مسجد اوّل

امۃ الوحید - دوم

امینہ تنویر واہ کینٹ اور ثمر الاسلام حلقہ مسجد } سوم

لجنہ کا اجتماع

مورخہ ۲۴ ستمبر بروز اتوار لجنہ کا سالانہ اجتماع شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز امۃ الحمید بشریٰ نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ بعد ازاں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی نے عہد نامہ دہرایا اور افتتاحی تقریر فرمائی۔ پھر بشریٰ زاہدہ نے نظم پڑھی۔ جس کے بعد تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ شروع ہوا۔ اس میں چوبیس ممبرات نے حصہ لیا۔ اس کے بعد تقریری مقابلہ ہوا جس کے عنوانات پہلے سے مقرر تھے۔ بعد ازاں فی البدیہہ تقریری مقابلہ ہوا جو بہت دلچسپ رہا۔ کھانے اور نماز عصر کے وقفہ کے بعد دوسرا اجلاس ہوا جس میں پہلے محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ نمائندہ مرکز نے تقریر کرتے ہوئے راولپنڈی کی لجنہ کو اس کامیاب اجتماع کے لئے مبارکباد دی اور ضروری ہدایات دیتے ہوئے نظام کی برکات اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ پھر نمایاں کامیاب ہونے والی ممبرات کو انعامات دئیے۔ ساڑھے تین بجے دعا کے ساتھ یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی ممبرات کے نام یہ ہیں

تلاوت قرآن کریم

بشریٰ شاہدہ و صادقہ صاحبہ اوّل

صغریٰ بیگم و رقیہ بیگم۔ دوم

تقریری مقابلہ معیار اوّل

امۃ المالک و امۃ الحفیظ - اوّل

رقیہ بیگم - دوم

معیار دوم

منوّر اختر - اوّل

بشریٰ و امۃ الودود - دوم

معیار سوم

امۃ الحفیظ دہلوی - زاہدہ سنوری - اوّل

سیرہ مسرت - دوم

فی البدیہہ تقریری مقابلہ

امۃ المالک اوّل - امۃ الحفیظ دہلوی و رقیہ بیگم دوم - امۃ الحفیظ سوم ؎

خانۂ خدا کی تعمیر کیلئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ ادا فرمانیوالے مخلصین

(فہرست نمبر ۳۹)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرت۔ دیگر مخیر احباب سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

۳۸۷۔ مکرم الحاج ملک عمر علی احمد رئیس کھوکھر اسٹیٹ نمبر ۱۴ کیمبرج روڈ ملتان چھاؤنی ۱۵۰/-

۳۸۸۔ مکرم سیٹھی عبد العزیز صاحب یونس اینڈ کمپنی لمیٹڈ پشاور شہر ۱۵۰/-

۳۸۹۔ مکرم سید نصیر احمد شاہ صاحب مالیر کینٹ کراچی۔ ۱۵۱/-

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اعلان

اہالیان ربوہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ آوارہ کتوں کو ختم کرنے کی مہم چلا رہی ہے۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے پالتو کتوں کو دفتر کمیٹی میں رجسٹرڈ کروائیں اور اس کے لئے نمبر حاصل کریں۔ بغیر نمبر کے اگر کوئی کتا آوارہ پھرتا ہوا پایا گیا تو اس کو ختم کر دیا جائے گا۔ اور کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا۔

چیئرمین

ٹاؤن کمیٹی ربوہ

یورپ میں مزید امریکی فوج بھیجنے کا فیصلہ

دس ہزار فوجیوں کی روانگی فی الفور شروع ہو جائیگی

واشنگٹن ۱۳ اکتوبر۔ امریکہ کی وزارت دفاع نے اعلان کیا ہے کہ یورپ میں امریکی فوجوں کی قوت میں اضافہ کے لئے مزید دس ہزار فوجی یورپ بھیجے جائیں گے۔ امریکی فوجوں کی روانگی فی الفور شروع کر دی جائے گی۔ اس پروگرام کے تحت امریکہ کا تھرڈ کیولری رجمنٹ لڑاکا طیاروں کے گیارہ سکواڈرن اور امدادی دستے یورپ بھیجے جائیں گے۔

رائٹر کے نمائندے نے اطلاع دی ہے کہ یورپ میں امریکی فوج کے بکتر بند اور انفنٹری ڈویژنوں کی مدد کے لئے بھاری قسم کا اسلحہ بھی بھیجا جائے گا۔ اور ان فوجوں کو ہر قسم کی صورت حال کے مقابلہ کے لئے پوری طرح تیار رکھا جائے گا۔ وزارت دفاع کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ یورپ کی امریکی فوجوں کو ہزاروں گاڑیاں اور تقریباً ایک لاکھ ٹن اسلحہ پہنچایا جائے گا اس اسلحہ اور ساز و سامان کی مدد سے ضرورت پڑنے پر امریکی فوج کے ڈویژنوں کو چند دنوں میں یورپ پہنچایا جا سکے گا۔

وزارت دفاع کے ایک اور اعلان میں کہا گیا ہے کہ ریزرو فوج کے بیس ہزار امریکی سپاہیوں کو ایکٹو ڈیوٹی کے لئے طلب کر لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ تین ہزار ریزرو فوجی سروس کے لئے طلب کئے جا چکے ہیں۔ توقع ہے کہ وزارت دفاع کے اس اعلان کے مطابق ریزرو دستوں کے پچاس ہزار امریکی فوجی ہفتہ کے روز سے پہلے ڈیوٹی سنبھالنے کیلئے پہنچ جائیں گے +

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۳ اکتوبر کے صفحہ ۴ پر محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ کی تاریخ وفات غلط شائع ہو گئی ہے۔ آپ کی وفات مورخہ ۷ اکتوبر بروز ہفتہ ہوئی تھی۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

پولیس کو عوام کی مدد کرنے کی تلقین ۔ صدر ایوب کی تقریر

راولپنڈی ۱۳ اکتوبر۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے پولیس کو عوام کی خدمت اور مدد کرنے کے لئے تلقین کی۔ آپ نے کہا پولیس کو چاہیئے کہ وہ عوام کو مطمئن کرے۔ ایسے کسی صورت میں بھی کسی طبقہ اور خاص طور پر بااثر یا با اختیار افراد کا زیر احسان نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر پولیس کے ملازم ایک بار بااثر افراد کے زیر احسان ہو گئے تو ان پر دباؤ اور اثر ڈالا جا سکے گا۔

صدر نے یہ بات پولیس کے انسپکٹر جنرلوں کی سہ روزہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ وزیر امور داخلہ مسٹر ذاکر حسین نے اس کانفرنس کا افتتاح کیا۔ صدر نے اپنی تقریر میں مزید کہا کہ ماضی میں کئی ایسے واقعات پیش آ چکے ہیں جن میں بااثر افراد نے اپنا اقتدار قائم رکھنے کے لئے پولیس کو استعمال کیا۔ یہ بات سخت نامناسب ہے موجودہ حکومت اس امر کی کوشش کر رہی ہے کہ حکومت کے دوسرے محکموں کی طرح پولیس بھی اس قسم کے واقعات میں ملوث ہونے اور دباؤ سے بچی رہے۔ صدر نے کہا ملک میں پولیس فورس، تعداد میں کافی اور طاقتور ہے اور وہ اچھا کام کرنے کی بڑی صلاحیت رکھتی ہے لیکن اسکے ساتھ ہی وہ کافی نقصان بھی پہنچا سکتی ہے۔ پولیس صرف اس صورت میں اپنے فرائض بہتر طور پر اور عوام کے اطمینان کے مطابق ادا کر سکتی ہے کہ وہ ہر قسم کے اثرات سے آزاد رہے صدر نے کہا پولیس کی صلاحیت کا بڑی حد تک انحصار پولیس کے جوانوں کی آسائش اور بلند حوصلگی پر بھی ہے لہذا یہ بہت ضروری ہے کہ اعلیٰ افسران زیر بحث حوصلگی کے مسئلہ کی جانب خاص توجہ دیں۔

وزیر داخلہ مسٹر ذاکر حسین نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا کہ اگرچہ پولیس کو بہت اختیارات حاصل ہیں لیکن ان اختیارات کو نہایت نرمی سے استعمال کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا پولیس کو عوام سے دوستوں جیسا سلوک کرنا چاہیئے۔ اور یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ جب تک پوری طرح یہ ثابت نہیں ہو جاتا کہ کوئی فرد بدمعاش ہے۔ اس وقت تک ہر فرد کو نیک اور دیانتدار سمجھا جائے +

• قاہرہ ۱۳ اکتوبر متحدہ عرب جمہوریہ کی حکومت نے عرب لیگ سے اپیل کی ہے کہ کویت سے اسکی فوجیں واپس بھجوانے کا انتظام کیا جائے۔ یاد رہے کہ کویت کی درخواست پر برطانیہ کی حفاظتی فوجوں کو واپس بھیجنے کے لئے مختلف عرب ممالک نے اپنے فوجی دستے مہیا کئے تھے۔

ضروری تصحیح

مورخہ ۱۱ اکتوبر کے الفضل میں خورشید یونانی دواخانہ کا جو اشتہار نور کاجل اور نور اثمد چھپا ہے اس میں نور کاجل کے اشتہار میں کتابت کی غلطی سے ایک فقرہ "بچوں اور عورتوں کے لئے سخت غیر متبرک" چھپ گیا ہے حالانکہ اصل فقرہ یوں ہے۔ "بچوں اور عورتوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ" احباب تصحیح فرمالیں +

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴